50063-کیا بے پردگی روزہ باطل کردیتی ہے ؟

سوال

کیا بے پردگی روزہ باطل کردیتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی نے روزے عظیم حکمتوں کے لیے مشروع کیے ہیں ، اور روزے کی سب سے عظیم مصلحت اور حکمت اللہ تعالی کا تقوی پیدا کرنا ہے ۔

اللہ تعالی نے روزہ کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

.{اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو}.البقرۃ (183) ۔

اللہ تعالی کے اوامر پر عمل پیرا ہونے اور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کا نام تقوی ہے ۔

لھذا روزہ دار کو اطاعت کرنے کا حکم اور حرام کاموں سے تاکیدا منع کیا گیا ہے ، اس لیے کہ ہر ایک سے معاصی وگناہ کا ارتکاب بہت ہی قبیح اور شنیع جرم ہے اور روزہ دار سے اس کا وقوع اور زیادہ قبیح ہوگا ۔

اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو کوئی بے ہودہ باتیں اور اس پر عمل کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کرے) ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6057) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (37989) اور (37658) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں ۔

اور ابن خزیمہ ، ابن حبان ، اور امام حاکم نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایات کیا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ، بلکہ روزہ تو لغو اور بے ہودہ باتوں سے رکنے کا نام ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (1082) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے :

روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو جھوٹ ، باطل اور بے ہودہ ولغو باتوں سے رکنے کا نام ہے ۔

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے :

جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان، اور تمہاری آنکھیں، اور تمہاری زبان جھوٹ اور گناہ سے روزہ رکھے، اور ملازم کو اذیت دینے سے باز رہو، اور روزے کی حالت میں آپ پر وقار اور سکینت ہونی چاہیے، اور تم روزے والے دن اور بغیر روزے کے دن کو برابر نہ بناؤ۔

اور طلیق بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے : جب تم روزہ رکھو تو حتی الوسع حفاظت کرو، لھذا طلیق رحمہ اللہ جس دن روزہ سے ہوتے تو اپنے گھر میں ہی رہتے اور صرف نماز کے لیے باہر نکلتے۔

ابوھریرہ اور ان کے احباب رضی اللہ تعالی عنھم جب روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھ رہتے اور کہتے ہم اپنے روزوں کو پاک کر رہے ہیں۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (305/4)۔

اور بعض علماء کرام کا قول ہے :

روزہ دار پر واجب ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے بھی روزہ رکھے اور جو چیز اس کے لیے حلال نہیں اسے نہ دیکھے، اور کانوں سے بھی لھذا جو چیز اس کے لیے حلال نہیں وہ نہ سنے، اور اپنی زبان کا بھی روزہ رکھے اور زبان سے فحش گوئی نہ کرے اور کسی کو گالی نہ نکالے اور نہ ہی کسی کی غیبت کرے اور نہ ہی جھوٹ بولے۔ اھ

مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس ماہ مبارک جس میں شیطان جکڑے جاتے ہیں کو موقع غنیمت جانے، اس ماہ مبارک میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور منادی لگانے والا یہ پکار رہا ہوتا ہے :

اے خیر و بھلائی کے چاہنے والے نیکی اور زیادہ کر، اور اے برائی اور شر چاہنے والے برائی میں کمی کر اور باز آجا۔

لھذا مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس ماہ مبارک کو موقع غنیمت جانتے ہوئے ہر قسم کے گناہ اور معاصی سے سچی اور توبہ نصوحہ کرے، اور اللہ تعالی سے عھد کرے کہ وہ اس کے دین اور شریعت پر استقامت اختیار کرے گا اور اس کی توفیق بھی طلب کرتا رہے۔

دوم :

معاصی اور گناہ (جن میں عورت کی بے پردگی اور اپنی زیب و زینت جسم کی اجنبی مردوں کے لیے نمائش اور اظہار بھی ہے) سے روزے کے اجر و ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے، اس لیے جتنی بھی معاصی اور گناہ زیادہ ہونگے روزے کا ثواب بھی اتنا ہی کم ہوگا، اور بعض اوقات تو ثواب بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے، جس کی بنا پر وہ صرف اپنے آپ کو کھانے پینے اور دوسری روزہ توڑنے والی اشیاء سے روکتا ہے لیکن اللہ تعالی کی معصیت سے روزے کا سارا ثواب ہی ضائع کر لیتا ہے۔

اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

(بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک کے کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے ایسے قیام کرنے والے ہیں جنہیں قیام کرنے سے سوائے بیداری کے کچھ نہیں ملتا) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1690) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سبکی رحمہ اللہ اپنے فتاوی (1/221–226) میں کہتے ہیں :

کیا معاصی اور گناہ وغیرہ سے روزہ ناقص ہو جاتا ہے کہ نہیں؟ اس میں ہم تو یہی اختیار کرتے ہیں کہ روزہ ناقص ہوتا ہے، اور میرے خیال میں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔۔۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ روزہ مکمل یا پھر اس میں کمال تو اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب روزے کی حالت میں اطاعات کی جائیں مثلا قرآن مجید کی تلاوت ، اوراعتکاف ، اور نماز کے ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات وغیرہ اعمال کرنا ، اور بعض اوقات منھیات یعنی منع کردہ اشیاء سے اجتناب کرنے سے بھی روزے میں کمال پیدا ہوتا ہے اور ایسے اعمال روزے کی حالت میں مطلوب بھی ہیں ۔ اھ باختصار ۔

سوم :

اور گناہ ومعاصی کے اجتناب سے روزے کا فاسد ہونے کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ (جس میں عورت کی بے پردگی بھی شامل ہے) روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ روزہ صحیح ہے اور روزے دار سے فرض ساقط کردیتا ہے ، اس سے قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا ، لیکن معصیت سے روزے کی اجروثواب میں کمی واقع ہوجاتی ہے ، اور بعض اوقات تو بالکل ہی ثواب ختم ہوجاتا ہے ، جیسا کہ اوپر بیان بھی کیا جاچکا ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں :

(روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے روزہ کو غیبت وچغلی اور سب وشتم سے محفوظ رکھے) اس کا معنی یہ ہوا کہ ایسی اشیاء سے دوسروں کی بنسبت روزہ دار کو بالاولی بچنا چاہیے کیونکہ حدیث میں یہی بیان ہوا ہے ، وگرنہ جو روزہ دار نہیں سے بھی ہر حالت میں یہی حکم ہے کہ وہ بھی سب وشتم نہ کرے ۔

اگر کوئی روزہ دار روزہ کی حالت میں غیب اور چغلی کرے تو ہمارے نزدیک اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، امام مالک ، امام ابوحنیفہ ، امام احمد اور سب علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے صرف امام اوزاعی کہتے ہیں کہ : غیبت وچغلی سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اس کے قضاء میں روزہ رکھنا واجب ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (398/6) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

رمضان میں روزے کی حالت عورت اگر حرام کلام کرے تو کیا اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

جب ہم اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان پڑھتے ہیں :

.{اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو}. ۔

اس کے پڑھنے سے ہمیں روزے کی حکمت کا علم ہوتا ہے کہ اس کی حکمت تقوی وپرہیزگاری ہے ، اور حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کو تقوی کہا جاتا ہے ، اور ماموراشیاء پر عمل کرنے اور ممنوع اشیاء سے اجتناب کو مطلقا تقوی کہا جاتا ہے ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو کوئی بے ہودہ کلام اور اس پر عمل کرنا اور جہالت نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالی کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہے) ۔

لھذا اس سے یہ بات یقینی معلوم ہوجاتی ہے کہ روزہ دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اقوال وافعال میں حرام اشیاء سے اجتناب کرے اور کسی کی غیبت و چغلی نہ کرے اور نہ ہی جھوٹ بولے ، اور نہ ہی کوئی حرام جیز فروخت کرے ، اوراسی طرح باقی سب حرام اشیاء سے بھی اجتناب کرے ۔

اورجب کوئی انسان ان اشیاء سے پوراایک ماہ اجتناب کرے توانشاء اللہ وہ باقی ساراسال بھی صحیح رہے گا ، لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے روزہ دارا پنے روزے اور غیر روزے کے دن میں کوئی فرق نہیں کرتے ، بلکہ وہ اپنی اسی عادت پر قائم رہتے ہیں جورمضان کے قبل تھی کہ دھوکہ وفراڈ ، اور چغلی وغیبت ، اورحرام اقوال وغیرہ پر عمل پیرا رہتے ہیں ۔

انہیں کوئی محسوس نہیں ہوتا کہ روزہ کا بھی کوئی وقار ہے ، لیکن یہ ہے کہ ان افعال سے روزہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اس کے اجروثواب میں کمی پیدا ہوجاتی ہے ، اور بعض اوقات توروزے کا اجروثواب ہی ضائع ہوجاتا ہے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی الصیام لابن عثیمین رحمہ اللہ صفحہ نمبر (358) ۔

واللہ اعلم .